سوال

(122) علم غیب اور دعوت رسول السلام کی بحث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قال اللہ تعالی۔۔۔

عٰلِمُ الغَيبِ فَلا يُظهِرُ عَلىٰ غَيبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلّا مَنِ ارتَضىٰ مِن وَما هُوَ عَلَى الغَيبِ بِضَنينٍ ٢٤ وَعَلَّمَكَ ما لَم تَكُن تَعلَمُ سورة الجن

احادیث نبویہ۔ "علمت علم الاولین والاخرین علمت ما کان وما یکون زید" آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ ﷺ مذکورۃ الصدر وغیرہ ذالک کے رو سے حضرت نبینا علیم السلام کی نسبت عالم الغیب ہونے کا اعتاد رکھتا ہے اور دعویٰ سے کہتا ہے کہ آیات و حدیث مرقومہ سے ثابت ہوچکا کہ حضرت کو علم غیب حاصل ہے اور حضرت جمیع مغیبات کے عالم ہیں۔ اور جو آیات واحادیث نفی علم غیب کے متعلق وارد ہیں۔ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ آیات وحادیث اس زمانہ کی ہیں۔ جس وقت آپ کو ان امور کے متعلق علم غیب نہیں عطا ہوا تھا۔ بہ تدریج آپ کو مغیبات کا د علم عطا ہوتا گیا۔ یہاں تک کے حضور ﷺ کی زندگی کے آخری دور میں امور خمسہ یعنی بارش کب ہوگی۔ اور کل کیا ہوگا۔ حاملہ عورت کے بطن میں کیا ہے۔ وغیرہ ذالک۔ سب کا علم آپ کو عطا کیا گیا۔ آپ مافی السموات ومافی الارض سے ہر چیز کو جانتے ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ علم باری تعالیٰ حقیقی وذاتی ہے۔ وعلم نبوی ﷺ اضافی وعطائی۔ مگر مغیبات کا علم خدا اور رسول خدا دونوں کو حاصل ہے۔

آپ براہ کرم بحوالہ قرآن وحدیث ودیگر کتب معتبرہ فقہ اس مسٔلے کا مدلل و مفصل جواب تحریر فرمایئے۔ اور اپنے پرچہ اہل حدیث میں شائع فرمایئے۔ اور یہ بھی تحریر فرمایئے کہ محدثین و مفسرین وفقہائے علم غیب کی کیا تعریف کی ہے۔ اور تعریف کی رو سے حضرت نبی ﷺ کے علم پر غیب کا اطلاق ہوسکتا ہے یا نہیں مدلل فرمایئے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم غیب کی تعریف ہے۔ کل اشیاء موجودہ کو جاننا۔ وہ اشیاء گزشتہ زمانے میں موجود ہوچکی ہوں۔ یا اب ہوں۔ یا آئندہ کبھی ہونے والی ہوں۔ آپ ﷺ کے حق میں علم غیب کا اعتقاد رکھنا اسلام کے مذاہب معتبرہ میں سے کوئی ایک مذہب بھی نہیں۔ فقہائے حنفیہ مثل محدثین اس عقیدے کو کفر لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر وغیرہ قرآن مجید میں اس کی صاف نفی ہے

قُل لا أَقولُ لَكُم عِندى خَزائِنُ اللَّهِ وَلا أَعلَمُ الغَيبَ ٥٠ سورة الأنعام

''یعنی اے پیغمبر ﷺ تم ان کو کہہ دو۔ کہ میرے پاس خدا کے خزانے نہیں۔ نہ میں غیب جانتا ہوں۔'' آیت اولی کو بڑی شد و مد سے بیان کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کو بیان کرنے والے اور تو اور اصول اور معقول سے بالکل بے خبر ہیں۔ اصول حنفیہ تو یہ ہے کہ مستثنےٰ حکم نہیں ہوتا۔ پھر مستثنے کے ساتھ استدلال کیوں کر ہو۔ اور اگر مان بھی لیں کہ مستثنے میں حکم ہے۔ تو حسب قواعد معقول مستثنی منہ کی نقیض ہوگا۔ اور نقیض موجبہ کلیہ کی سالبہ جزیئہ اور سالبہ کلیہ کی موجبہ جزئیہ ہوگی۔ وائمہ کی مطلقہ عامہ یہ نہیں کہ سالبہ کلیہ ہو کہ موجبہ کلیہ ہو۔ اور وائمہ سالبہ ہو۔ پس حسب قواعد منطقیہ مستثنی الامن ارتضیٰ الخ۔ کے معنی وہ ہوں گے۔ جو مستثنےٰ منہ کی بمنزلہ نقیض ہوگی۔ چونکہ مستثنے منہ بلحاظ موضوع اور بلحاظ اوقات دونوں طرح سالبہ کلیہ ہے۔ اس لئے مستثنےٰ دونوں حیثیتوں سے موجبہ جزئیہ ہوگا۔ یعنی یہ معنی ہوں گے۔ کے اللہ تعالیٰ بعض نبیوں کو بعض اوقات اپنے علم کی بعض باتوں پر اطلاع دیتا ہے۔ اس سے نہ کسی کو انکار ہے۔ نہ یہ علم غیب ہے۔ دوسری آیت کے معنی بھی صاف ہیں۔ کہ نبی کو جو علم غیب بطریق مذکور جتنا ملتا ہے۔ وہ اس پر بخل نہیں کرتا۔ بلکہ سب کھول کر سنا دیتا ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں۔ تیسری آیت کی تفسیر کرنے سے پہلے یہ بتانا مناسب ہے۔ کہ اس قسم کی آیت ہم عام مسلمانوں کے حق میں بھی ہے۔ بعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی تم کو نبی وہ باتیں سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔ مطب یہ ہے کہ دین کی باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ وہ تم کو سکھائیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کو خطاب ہے کہ اے نبی ﷺ جو کچھ تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھا دیا۔ اس سے نہ مسلمانوں کا علم غیب ثابت ہوا نہ آپ ﷺ کا۔ اسی طرح علم الاولین میں علم مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے۔ یعنی جتنا کچھ پہلے اور پچھلے لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل تھی۔ اور ہوگی۔ وہ سب مجھ (پیغمبر ﷺ) کو حاصل ہے۔ صدق رسول اللہ۔ اس کا ظیب سے کیا تعلق مختصر یہ ہے کہ

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردیگار ہر کہ گوید من بدانم توازو باور مدار

مصطفےٰ ہر گز نہ گفتے تا نہ گفتی جبریئل جبریئل ہر گز نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

علم غیب ایک ایسا مسئلہ ہے

جس پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور کتب فقہ وغیرہ متفقہ طور پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ غیب سوائے اللہ وحدہ لاشریک کے کسی کو معلوم نہیں اگر کوئی شخص کسی ولی یا کسی نبی کی نسبت یہ اعتقاد رکھے تو وہ مشرک اور کافر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من یعتقد ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فہو کافر لان علم الغیب صفۃ من صفات اللہ سبحانہ (مراۃ (الحقیقہ مصری ص18)

جو شخص یہ عقیدہ رکھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں۔ وہ کافر ہے اس لئے کہ غیب کا جاننا اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔ (از مولانا نور حسین صاحب گھر جاکھی اہل حدیث سوہدرہ نمبر16۔24۔ اکتوبر1950ء)

الجواب از حضرت العلامہ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی رحمۃ اللہ علیہ

ایسی بہت ساری حدیثیں ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ ﷺ عالم الغیب نہ تھے۔

1 عن ام العلاء قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادري وانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یفعل بی ولا بکم (رواہ البخاري مشکواۃ باب البکاش، والخوف ص448)

2۔ صحیح مسلم ج1 ص146 میں ہے کہ ایک یہودی نے چند باتیں آپ ﷺ سے دریافت کیں تو آپ نے جواب دے کر صحابہ سے ارشاد فرمایا۔ لقد سالنی ہذا عن الذي سالنی عنہ ومالی علم بشئ منہ حتی اتانی اللہ بہ معلوم ہوا کہ اللہ کے بتلانے سے آپ کو علم ہوا۔

3۔ ابوداوَد میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بار جوتا پہن کر نماز پڑھائی اس میں گندگی تھی۔ آپ کو اس کا علم نہ تھا۔ جب نماز میں جبرئیل ؑ نے بتایا تو آپ نے اسے اُتارا۔ قال ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیھا قزرا الخ (ابوداوٴد۔ مطبوعہ مصر ص66 ج1)

ابن ماجہ میں ہے۔ مسعود کی بیٹی عفراء نے کہا کہ آپ ﷺ میرے یہاں میری شادی کی صبح کو تشریف لائے۔ لڑکیاں گا رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے شعروں میں کہہ دیا وفینا نبی یعلم ما فی غد تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اما ہذا فلا تقولوہ ما یعلم ما فی غد الا اللہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب کی خود نفی کردی۔

5۔ عن جابر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشہر تسالونی عن الساعۃ وانما علمھا عند اللہ الخ (رواہ مسلم۔ مشکواۃ ص472 باب قرب الساعۃ) قیامت کا علم آپ ﷺ کو تا وفات نہ ہوا۔

6۔ قیامت میں آپ ﷺ سے کہا جائے گا۔ انک لاتدري ما احدثوا بعدک (بخاري ص665 ج2)

7۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار سفر میں گم ہوگیا۔ آپ ﷺ کو پتہ نہ تھا کہ کہاں سے گرا ہے۔ (بخاری تیمم)

8۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی 37 دن تک وحی بند رہی آپ ﷺ کو پتہ نہ تھا کہ واقعہ کیا ہے۔؟ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں۔ ان کنت الممت بذنب فاستغفري اللہ وتوبي الیہ (بخاري ص698 جلد2)

9۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے انصار کو تابیر نخل سے منع فرمایا اس سے پھل کم پیدا ہوا۔ اس بات کا آپ ﷺ کو علم نہ تھا۔ آپ ﷺ نے خود فرمایا۔ انتم اعلم بامور دنیاکم (ج2 ص162)

10۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں۔ ان کو سچا سمجھ کر ان کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں۔ (بخاری ص165 جلد2) معلوم ہوا کہ اصل حقیقت کا آپ ﷺ کو علم نہ ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب (ارسال کردہ مولانا جھنڈے نگری)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص340-343

محدث فتویٰ